پچھلی سیٹوں کا مسافر

جہاں کی مصروف رہگزر میں
سفر ہے دنیا تو اس سفر میں

گئے زمانوں کا نام لے کر
پرانی رسموں سے کام لے کر

ہم ایسی گاڑی سے جُوتے ہیں
کہ جس کے پرزے ہلے ہوئے ہیں

ہر ایک حصے میں گڑگڑاہٹ
ہر ایک پہیے میں تھرتھراہٹ

کبھی تو گیئر اٹک رہا ہے
کہیں سلنسر کھڑک رہا ہے

نئے مسائل نہیں کہانی
کبھی ہے ٹوٹی ہوئی کمانی

Faqeer Sein

کہیں سے گرتا ہے تیل نیچے
کہیں سے رِسنے لگا ہے پانی

رُکے تو چلنے کا نام نہ لے
چلے تو رکنا محال ٹھہرے

مگر یہ قدغن رہی صدا سے
کہ ذکر ہوگا تو اس طرح سے

جہاں میں گاڑی نہیں ہے ایسی
بہت توانا ہے اِسکا چیَسی

کہ سب سے اعلیٰ ہے اِسکا انجن
جہاں میں یکتا ہے اِسکا آہن

کہ ایسا ماڈل نہیں ملے گا
یہ گل دوبارہ نہیں کھلے گا

اِسے ہمیشہ عظیم کہیے
کبھی نہ اِسکو قدیم کہیے

Faqeer Sein

مرمتوں کی سعی نہ کیجے
جہت کوئی بھی نئی نہ کیجے

یہ اولاً تو نہ کھُل سکے گی
کھُلی تو پھر سے نہ جڑ سکے گی

تو ایسی حالت میں ہر مسافر
ہر ایک داناء ہر ایک ماہر

برائے حفظانِ ما تقدم
مباحثوں میں محو ہے پیہم

کوئی قصیدے سنا رہا ہے
کسی کی جانب سے واہ واہ ہے

مَیں ایک گمنام سا مسافر
ہر ایک جھٹکے پہ سوچتا ہُوں

کھلے گا انجن تو بات ہوگی
وگرنہ پیہم یہ رات ہوگی

Faqeer Sein